

حضرت مولانا محمد حکیم صاحب رزوبوی - صد المدین دارالعلوم حقانیہ

اے تکلم کے امام و بزلہ سنج و نکتہ بین تیرے سینے میں نہاں ہے عشق ختم اکملین
 موجزن ہے دل میں تیرے جذبہ صدق و یقین با وجود ضعف و پیری خادم دین متین
 تیری حق گوئی حق آگاہی شجاعت مرحبا
 مسند آرائے طریقت اور شریعت مرحبا
 رازدان رمز قرآنی و اسرار کتاب تیری ہر تفسیر ہے بس انتخاب لاجواب
 سطوت بطل ہے تیرے سامنے مثل سراب آفریں صد آفریں بر نطق تو عالیجناب
 تشنگان علم کو ہے منبع فیاض تو
 درحقیقت وقت کے رازی ہیں اور عیاض تو
 ہے خزانہ معرفت کا گنج عرفاں کی کلید حضرت سید حسین احمد کے شاگرد رشید
 ذوق تو در دریں مسلم قابل واداست و دید جامع معقول و منقول است درنا پدید
 تیری محفل میں ہے ہر دم دور صہبائے حجاز
 ذکر محبوب خدا و شوق مینائے حجاز
 قاسم و محمود و انور کی جھلک ان میں نمایاں شیخ عبدالحق کے دیرینہ رفیق و رازدان
 مفتح جن پر ہے تقویٰ و تصوف کا بہانہ مشغلہ دونوں کا ہے درس احادیث و قرآن
 سیدی شیخی ابی والائے اوصاف کمال
 رب نے دی تجھ کو فرست مومنانہ لازوال
 پیکر ہد و قناعت صاحب صدق و صفا اے علوم قاسمی کے شاعر رنگیں نوا
 سنت اسلاف سے بسیر تیری ہر ادا باعث صد تازہ ہے یہ ذات تیری بے ریا
 باضمیر و باجمیعت ہے یہ آگاہ خودی
 فقر و محزی پر ہے قائم یہ شہنشاہ خودی
 ملت بیضا کے غم سے بخون ہے تیرا جگر چھتے ہیں غواص اس سیل معانی سے گھر
 حق نے دی تجھ کو طلاق بے نہایت پر اثر یہ ضوا نشانی ضیا پاشی تیری رشک مہر
 کیوں نہ ہو فانی ہے کہ تو ہے دیوبند سے مستغیر
 مبدار فیاض کی تم پر عنایت بے نظیر